۴۰۔ حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت: اواخر صفر ۱۲۶۹ھ　　　　مولد: انبہٹہ

تاریخ وفات: ۱۵ / ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ　　　　مدفن: جنت البقیع مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے پیر ومرشد حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انبہٹوی ثم السہارنپوری ثم المدنی۔ حضرت کی ولادت میری ولادت سے کم وبیش ایک سو برس پہلے ہوئی، دو تین سال کا فرق ہوگا۔ اور ایسے حالات میں کہ جس وقت ہندوستان مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔

پیروں کا خاندان

حضرت کا خاندان انبہٹہ میں پیروں کا خاندان کہلاتا تھا۔ شاہ ابوالمعالی بہت بڑے بزرگ، وہاں کے شاہ بھیکن کے قصے بڑے مشہور ہیں۔ ان کے مرید انبالہ سے آتے تھے۔ وہاں پیروں کا قصبہ اس لئے مشہور تھا کہ ہندوستان کے آخری بادشاہ ظفر کے پیر ومرشد سید حسن عسکری وہیں انبہٹہ کے پیروں کے خاندان سے تھے۔

سنا ہے کہ جب بادشاہ ظفر کو گرفتار کر کے رنگون لے جایا گیا، جب ان کو جلاوطن کیا گیا، تو ان کے جو پیر ومرشد تھے سید حسن عسکری انبہٹہ میں، تو وہ کچھ دن تو روپوش رہے، پھر ان کی وجہ سے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری کے والد ماجد، چچا، پورے خاندان کو گرفتار کیا گیا کہ بتاؤ، وہ کہاں ہیں؟ اس لئے کہ پیر صاحب سید حسن عسکری حضرت سہارنپوری کے چچا کے سمدھی لگتے تھے، قریبی رشتہ تھا، اس لئے سارے خاندان کو قید کر دیا گیا۔

شاہ حسن عسکری سے یہ ظلم دیکھا نہیں گیا کہ میری وجہ سے ساری مخلوق پریشان ہے، تو خود ہی چپکے سے گھر سے نکل گئے اور جا کر پولیس کو بتا دیا کہ میں حسن عسکری ہوں۔ چنانچہ سید حسن عسکری کو پھانسی دی گئی تھی۔ اور دہلی کے قریب جنگل میں ایک درخت مشہور تھا کہ گولی مارنے کے لئے گولی کیوں ضائع کی جائے، تو ہندوستانیوں کو درختوں پر پھانسی دی جاتی تھی۔

کہتے ہیں کہ چھپن ہزار علماء کو پھانسیاں دی گئیں اور کئی روز تک کے لئے دہلی میں حکم تھا کہ جس کی ڈاڑھی دیکھو اس کو قتل کردو۔

سلسلۂ تعلیم

یہ آشوب زمانہ تھا جس میں حضرت اس جہان میں تشریف لائے جب مغل حکومت جا رہی تھی۔ کچھ انبہٹہ میں پڑھا، اس طرح کہ چونکہ شاہی خاندان سے قریبی تعلق تھا، حکومتوں سے تعلق کا اثر خاندانوں پر ہوتا ہے، اس لئے حضرت کو بچپن میں انگلش اسکول میں داخل کیا گیا۔

کچھ عرصہ تک حضرت نے وہاں انگلش پڑھی۔ اس کے بعد اللہ نے طبیعت میں سلامتی رکھی تھی، دین کا کام لینا تھا، علم اور حدیث کا کام لینا تھا، تو خود ہی طبیعت کو اس علم سے نفرت ہوگئی، اور اس کو چھوڑ کر کے حضرت نے دینی علم کی طرف توجہ فرمائی۔

حضرت کے ماموں مولانا شاہ محمد یعقوب صاحب دیوبند میں صدر مدرس تھے جو دیوبند کے سب سے پہلے صدر مدرس ہیں۔ بانی تو حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، مگر اس کے صدر مدرس سب سے پہلے شاہ یعقوب صاحب۔ تو یہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں ہوتے تھے۔ اور ادھر سہارنپور میں چھ مہینہ کے بعد مظاہر کی بنیاد پڑی۔ مدرسہ عالیہ اسلامیہ عربیہ کے نام سے مدرسہ مظاہر علوم کی مولانا مظہر صاحب نے بنیاد رکھی تھی۔

مولانا مظہر صاحب بھی حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں لگتے تھے۔ ایک ماموں دیوبند کے صدر مدرس تھے اور ایک ماموں مدرسہ مظاہر علوم کے بانی۔ اس لئے

حضرت نے کچھ عرصہ شروع کے چند سال دیوبند میں پڑھا ایک ماموں کے یہاں اور آخری ادھر سہارنپور میں درجہ علیا کی کتابیں، بقیہ اوپر کے درجات سب یہاں سہارنپور میں پڑھے۔

تدریسی خدمت کا آغاز اور بیعت

فارغ ہونے کے بعد بھی چھ برس تک دیوبند میں حضرت مدرس رہے اور اس کے بعد پھر ساری عمر یہاں سہارنپور میں پڑھاتے رہے۔ سہارنپور منتقل ہونے سے پہلے ہی حضرت کو داعیہ پیدا ہوا کہ انگلش چھوڑ کر کے میں نے عربی تعلیم تو شروع کی، مگر اب سلوک اور تصوف کے شعبہ میں بھی قدم رکھنا چاہئے۔

اس کے متعلق حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم سے عرض کیا کہ حضرت، مجھے بیعت ہونا ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ میں کس سے بیعت ہوں۔ میرے ذہن میں ایک تو آپ ہیں، دوسرے حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں، اور دو بزرگوں کے اور بھی نام لئے۔

حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لمبی تقریر فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ دیکھئے، اس وقت تو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ تمہیں ان سے بیعت ہونا چاہئے۔ حضرت نے عرض کیا کہ میری اس سلسلہ میں ذرا سفارش فرمادیں۔

جب حضرت نانوتوی کا گنگوہ کا سفر ہوا، اس موقع پر حضرت سہارنپوری بھی وہاں انبہٹہ سے گنگوہ پہنچ گئے اور یاد دلایا کہ حضرت آپ نے وعدہ فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے سفارش کی کہ انہیں بیعت فرمالیں۔ اس طرح حضرت سے بیعت ہوئے۔

پورا حرم انوار سے بھر گیا

اور اللہ تعالیٰ نے پھر وہ ترقی عطا فرمائی کہ ایک مرتبہ حج میں تشریف لے گئے تھے، تو شاہ محبّ

اللہ صاحب وہاں اس وقت کے مکی بزرگوں میں سے تھے، جو حرم میں دلائل الخیرات پڑھ رہے تھے، ان کی نظر نیچی اور دلائل الخیرات پڑھ رہے ہیں، ان کے پاس حضرت مولانا شیخ الاسلام پاکستان، مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک اپنی مصروفیت چھوڑ کر کے مولانا محبّ اللہ صاحب فرمانے لگے، ارے یہ کیا ہوگیا؟ پورا حرم انوار سے بھر گیا۔ پڑھتے پڑھتے اچانک فرما رہے ہیں۔

ایک دفعہ ہمارے بھائی یوسف صاحب، پھوپھی زاد بھائی ہیں کراچی میں، ان کے ساتھ مولانا فقیر محمد صاحب، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے تھے، بڑے بکّاء، ہر وقت روتے رہتے تھے، کعبۃ اللہ پر جو انوارات اترتے ہیں، اتنے طواف کرنے والوں کے لئے، اتنے مصلیوں کے لئے، تو وہ فرماتے تھے کہ میں الگ الگ ان کو مشاہدہ کر سکتا ہوں، دیکھتے رہتے، ہر وقت کعبہ پر نگاہ اور آنکھوں سے آنسو جاری، تو انہوں نے بھی اسی طرح کے کلمات ایک دفعہ ارشاد فرمائے، مولانا فقیر محمد صاحب نے، جب یوسف بھائی ور اچھیا کے ساتھ حضرت کی عیادت کے لئے ہسپتال جانا ہوا۔

حضرت مولانا محبّ اللہ صاحب دلائل الخیرات پڑھتے پڑھتے اچانک فرمانے لگے یہ کیا ہو گیا؟ پورا حرم انوار سے بھر گیا، تو مولانا ظفر احمد صاحب بھی حیران کہ کیا ہوا؟ کچھ دیکھا ہوگا۔

اتنے میں دیکھا کہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری تشریف لا رہے ہیں۔ پتہ نہیں تھا انہیں کہ ہندوستان سے آئے ہوئے ہیں۔ ملتے ہی فرمایا کہ ان سے پوچھئے، ابھی میں ان سے کیا کہہ رہا تھا؟ میں تو مشغول تھا اور میں نے دیکھا کہ پورا حرم انوار سے منور ہو گیا۔

اسی سفر میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت ملی۔ بیعت تو ہوئے تھے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے، مگر جب حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی، تو حضرت نے اپنی طرف سے بیعت کی اجازت اور خلافت عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے ہر شعبہ کے لئے حضرت کو منتخب فرمایا تھا۔ کیا جہاد اور اعلاء کلمۃ اللہ کا شعبہ، کیا

سیاست کا شعبہ، کیا رد باطل۔فرقِ باطلہ پر سب سے بہترین بنیادی اور سب سے اچھی کتابیں حضرت کی ہیں "**مطرقة الكرامة على مذهب الامامة**"، شیعوں اور تمام فرقِ باطلہ کے خلاف حضرت کی تصانیف ہیں، فتاویٰ ہیں۔

ردفرق باطلہ

جن لوگوں نے یہاں حضرت مفتی محمود صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے، تو یہ مزاج وہاں حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ سے چلا ہے، فرقِ باطلہ کی تردید کا مزاج۔

اسی لئے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا جب وصال ہوا ہے، تو ادھر دہلی میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو رہا ہے اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ امروہہ میں شیعوں کے ساتھ مناظرے میں ہیں۔وہاں حضرت کو وصال کی اطلاع کی گئی تھی۔

تین دعائیں

جب حضرت سہارنپوری کی ولادت ہوئی ہے، اس وقت ہندوستان مسلمانوں کے قبضہ سے جا رہا تھا اور پھر اس کے بعد جب آخر عمر میں ہجرت کی نیت سے وہاں حرمین شریفین تشریف لے گئے، تو وہاں دیکھا کہ مکہ اور مدینہ جا رہا ہے۔اور اس وقت کئی سال تک حال یہ تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا راستہ مأمون نہیں تھا۔جتنے قافلے جاتے تھے سب لوٹ لئے جاتے تھے۔کوئی ایک قافلہ پرامن طریقہ سے منزل پر پہنچ پاتا، ورنہ قتل کردئے جاتے، لوٹ لئے جاتے تھے۔

حضرت فرماتے ہیں کہ جب میں حاضر ہوا ملتزم پر، تو میں نے وہاں تین دعائیں کی کہ الٰہی! سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہاں پر جو دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے، تو میں تجھ سے تین دعائیں مانگتا ہوں۔

حضرت اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اللہ جل شانہ کے طرف سے مجھے تین چیزوں کی